

۱۔ لغات : دیداں : افسوس کہ دیداں کا کیا رزق فلک نے  
دودہ کی جمع، کپڑے۔

جن لوگوں کی تھی درخورد عقد گہر، انگشت  
عقد گہر : موتیوں کی  
کافی ہے نشانی تری، چھلے کا نہ دنیا  
لڑی۔

شرح : افسوس کہ جن  
لوگوں کی ہر انگلی موتیوں کی لڑی  
خالی مجھے دکھلا کے بہ وقت سفر، انگشت  
کے لائق تھی، یعنی جسے ہر لحظہ  
لکھتا ہوں اسد! سوزش دل سے سخن گرم  
درو گوہر ہی سے سروکار ہونا  
تارکھ نہ سکے کوئی مرے حرف پر انگشت  
چاہیے تھا، آسمان نے اسے کیڑوں

کا زرق بنا دیا۔ یعنی وہ مر گئے اور ان کے جسم اور انگلیاں کیڑوں کی نذر ہو گئیں۔  
ایک نسخہ ”دیداں“ کی جگہ ”دنداں“ ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ جن  
لوگوں کو مال و دولت سے سرفراز رہنا چاہیے تھا۔ انھیں آسمان نے اس درجہ بد حال  
و نامراد رکھا کہ وہ حسرت سے اپنی انگلیاں کاٹ رہے ہیں۔

شعر کی وضع و اسلوب کے پیش نظر ”صحیح“ ”دیداں“ ہی ہے نہ کہ ”دنداں“۔  
۲۔ شرح : سفر کے وقت کوئی چیز نشانی کے طور پر دینے کا عام دستور ہے۔  
غالب نے بھی محبوب کے رخصت ہوتے وقت اس سے نشانی کے طور پر چھلا مانگا  
لیکن محبوب نے خالی انگلی دکھا دی، گویا بتا دیا کہ چھلا میرے پاس ہے ہی نہیں، جو  
نشانی کے طور پر دے دوں۔ مرزا کہتے ہیں کہ تیرا چھلا نہ دنیا اور خالی انگلی دکھا دینا  
ہی میرے لیے ایسی نشانی ہے کہ اور کسی نشانی کی ضرورت نہیں۔

دوسرے مصرع کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ محبوب نے رخصت ہوتے وقت  
شوخی سے انگوٹھا دکھا دیا۔

۳۔ لغات : سخن گرم : خوبیوں سے بھرا ہوا کلام، اعلیٰ درجے کے اشعار۔  
انگشت رکھنا : عیب نکالنا، اعتراض کرنا۔